أَوْ	سَكَتَ	فَقَالَ	عُمَرُ:	لَا	وَاللهِ،	لَا	يُفِيْءُ
یا	خاموش رہے	پس کہا	عمرؓ نہیں:	نہیں	قسم ہے اللہ کی	نہیں	لوٹایا

یا پھر خاموش ہو جاتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں۔

اللهُ	عَلَى	أَسَدٍ	مِنْ أُسْدِهِ	وَيُعْطِيْكَهَا
اللہ نے	اوپر	کسی شیر کے	اپنے شیروں میں سے	اور وہ آپ تجھے دے دیں

اللہ کی قسم! (ایسے نہیں ہوگا کہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے شیروں میں سے ایک شیر کو مال دیا ہو اور آپ تجھے دے دیں۔

فَضَحِكَ	رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
تو مسکرائے	رسول اللہ ﷺ

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے۔ (الصحيحة:2109)

اچانک پہنچنے والی تکلیف پر ''بسم اللہ'' پڑھنا چاہئے

(2501). عَنْ	عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ،	عَنْ رَجُلٍ	مِنَ الْعَرَبِ،	قَالَ:
2501۔ (روایت ہے)	عبداللہ بن ابوبکرؓ سے	وہ ایک آدمی سے	عرب میں سے	انہوں نے کہا

عبداللہ بن ابوبکرؓ، ایک عربی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

زَحَمْتُ	رَسُولَ اللهِ ﷺ	يَوْمَ حُنَيْنٍ،	وَفِي رِجْلَيَّ	نَعْلٌ	كَثِيْفَةٌ
میں ٹکرا گیا	رسول اللہ ﷺ سے	یوم حنین کو	اور میرے پاؤں میں	جوتا تھا	بھاری

حنین والے دن میں رسول اللہ ﷺ سے ٹکرا گیا اور میرے پاؤں کوئی بھاری جوتا تھا،

فَوَطِئْتُ	عَلَى رِجْلِ	رَسُولِ اللهِ	فَنَفَحَنِیْ	نَفْحَةً	بِسَوْطٍ
تو میں نے روند دیا	پاؤں	رسول اللہ کا	تو آپ نے مجھے چونکا دیا	چونکانا	کوڑے سے

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کا پاؤں روند دیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ ﷺ نے اُس کے ساتھ مجھے چونکا دیا،

فِی یَدِهِ	وَقَالَ:	"بِسْمِ اللهِ. أَوْجَعْتَنِیْ"	قَالَ:	فَبِتُّ
ان کے ہاتھ میں تھا	اور فرمایا:	بسم اللہ تو نے مجھے تکلیف دی	انہوں نے کہا:	تو میں نے رات

اور فرمایا "بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی"۔ اُس نے کہا میں نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے رات گزاری،

لِنَفْسِیْ	لَائِمًا	أَقُوْلُ:	أَوْجَعْتُ	رَسُوْلَ اللهِ
اپنے نفس کو گزاری	ملامت کرتے	میں کہتا ہوں:	میں نے تکلیف دی	رسول اللہ کو

اور میں یہی کہتا رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔

فَبِتُّ بِلَیْلَةٍ	كَمَا	یَعْلَمُ	اللهُ،	فَلَمَّا	أَصْبَحْنَا	اِذَا رَجُلٌ
تو میں نے گزاری رات	جیسا کہ	جانتا ہے	اللہ تعالیٰ	پھر جب	صبح کی ہم نے	تب ایک آدمی

اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے (بڑی بے چینی سے) رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا:

یَقُوْلُ:	أَیْنَ فُلَانٌ؟	قَالَ:	قُلْتُ:	هٰذَا وَاللهِ	الَّذِیْ كَانَ
کہہ رہا تھا:	کہاں ہے فلاں؟	اس نے کہا:	میں نے کہا:	یہ قسم ہے اللہ	اسی کے بارے میں ہے

فلاں شخص کہاں ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! (یہ اعلان) اسی چیز کے بارے میں ہے جو کل مجھ سے (سرزد) ہوئی تھی۔

مِنِّی	بِالْأَمْسِ	قَالَ:	فَانْطَلَقْتُ	وَأَنَا	مُتَخَوِّفٌ،	فَقَالَ لِی
جو ہوا مجھ سے	کل	اس نے کہا:	پھر میں چل پڑا	اور میں	سہما ہوا تھا	تو کہا میرے لیے

میں چل تو پڑا لیکن سہما ہوا تھا۔ (جب ملاقات ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

رَسُولُ اللهِ ﷺ ’اِنَّکَ وَطِئْتَ بِنَعْلِکَ عَلَى رِجْلِیْ بِالأَمْسِ
رسول اللہ نے ﷺ : یقیناً تو نے تو نے روندا تھا اپنے جوتے سے میرے پاؤں کو کل شام
’’تو نے کل اپنے جوتے سے میرا پاؤں روندا تھا اور مجھے تکلیف دی تھی،
فَأَوْجَعْتَنِیْ، فَنَفَحْتُکَ بِالسَّوْطِ، فَهَذِهِ ثَمَانُوْنَ نَعْجَةً
تو مجھے تکلیف دی تو میں نے چونکا دیا تھا تجھے کوڑے سے تو یہ اسّی دنبیاں ہیں
اور میں نے پھر کوڑے کے ساتھ تجھے چونکا دیا تھا (لو) یہ اسی (80) دنبیاں،
فَخُذْهَا بِهَا‘‘.
تو لے لو ان کو اس کے بدلے
اُس کوڑے کے عوض لے لو‘‘۔(الصحيحة:3043)
حکمرانوں کے حقوق ادا کرنا
(2502). عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :
2502۔(روایت ہے) حضرت عبداللہؓ سے فرمایا: فرمایا ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ نے:
حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا:
’’اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ أَثَرَةً وَأُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَهَا‘‘
یقیناً تم عنقریب تم دیکھو گے میرے بعد حق تلفی اور ایسے امور تم ناپسند کرو گے ان کو
’’بے شک تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے اور ایسے کام بھی دیکھو گے جن کا تم انکار کرو گے‘

قَالُوْا:	فَمَا	تَأمُرُونَا	يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ؟	قَالَ:	”أَدُّوْا
انہوں نے کہا:	پس کیا	آپ حکم دیتے ہیں ہمیں	اے اللہ کے رسول ﷺ ؟	فرمایا:	ادا کرو

‘صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ایسے میں آپ ہمیں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ان کا حق ادا کر دینا

اِلَيْهِمْ	حَقَّهُمْ،	وَسَلُوا	اللهَ	حَقَّكُمْ“.
ان کی طرف	ان کا حق	اور سوال کرو	اللہ سے	اپنے حق کا

اور اپنے حق کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا‘‘۔ (الصحيحة:3555)

نیک و بد ہم نشینوں کی مثال

(2503). عَنْ	أَبِي مُوسٰى	عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:	”إِنَّمَا	مَثَلُ	الْجَلِيسِ
2503۔(روایت ہے)	ابوموسیٰ سے	وہ نبی ﷺ سے:	بے شک	مثال	ساتھی کی

سیدنا ابوموسیٰ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

الصَّالِحِ	وَالْجَلِيسِ	السَّوْءِ:	كَحَامِلِ الْمِسْكِ		وَنَافِخِ الْكِيرِ،
نیک	اور ساتھی	برے کی:	جیسے بیچنے والا کستوری کا		اور پھونکنے والا بھٹی کو

نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔

فَحَامِلُ الْمِسْكِ	إِمَّا	أَنْ	يُحْذِيَكَ	وَإِمَّا	أَنْ	تَبْتَاعَ
پس مشک والا	یا تو	یہ کہ	تحفے میں دے گا تجھے	اور یا	یہ کہ	سونگھنے کو دے گا تمہیں

مشک والا یا تو تجھے یونہی تحفہ کے طور پر سونگھنے کو دیدے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا

مِنْهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ ، إِمَّا أَنْ
اس سے اوریا یہ کہ تم پاؤ گے اس سے خوشبو اور جھونکنے والا بھٹی کا یا یہ کہ
تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا،
يُحْرِقَ ثِيَابَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً.
جلا دے گا کپڑے تیرے اوریا یہ کہ تم پاؤ گے اس سے بدبو۔
یا تجھے بُری بُو سونگھنی پڑے گی۔(یعنی اچھے اور برے ساتھی کے اثرات آدمی پر مرتب ہوتے ہیں)۔(الصحيحة:3214)

کھانا کھلانا جنت کا سبب ہے

(2504). عَنْ هَانِيٍ: أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلَى رَسُوْلِ ﷺ
2504۔(روایت ہے) ھانیؓ سے یقیناً وہ جب وفد کے ساتھ آئے اوپر رسول ﷺ
سیدنا ہانیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: جب میں وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو کہا:
اللهِ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ ! ﷺ أَيُّ شَيْءٍ يُوْجِبُ
اللہ کے انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ﷺ کون سی چیز واجب کر دیتی ہے
اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل جنت کو واجب کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: "عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ".
جنت کو؟ فرمایا: تو لازم پکڑ عمدہ کلام کرنا اور کھلانا کھانا۔
پس تو عمدہ کلام کرنے کو اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑ۔(الصحيحة:1939)

گھروں کی آبادی اور عمروں میں اضافہ

(2505). عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا : ”اِنَّهُ مَنْ

2505۔(روایت ہے)عائشہؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا ان کے لیے یقیناًوہ جس کو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو فرمایا:

أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا

دیا گیا حصہ اس کا نرمی سے تو تحقیق دیا گیا حصّہ اس کا بھلائی سے دنیا کی

”جس کو نرمی عطا کی گئی، اس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا

وَالآخِرَةِ ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجَوَارِ

اور آخرت کی اور صلہ رحمی اور حسن اخلاق اور اچھا سلوک کرنا ہمسائے سے

اور صلہ رحمی، حسن اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے (جیسے امورِ خیر)

يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الاَعْمَارِ“.

وہ آباد کرتے رہیں گھروں کو اور اضافہ کرتے ہیں عمروں میں۔

گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں“۔(الصحيحة:519)

غلام سے پردہ ضروری نہیں

(2506). عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ

2506۔روایت ہے انسؓ سے یقیناً نبی ﷺ لائے حضرت فاطمہؓ کے پاس غلام کو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہؓ کے پاس ایک غلام، لے کر آئے

كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا ، قَالَ : وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَعَتْ

تھا تحقیق ہبہ کیا ان کے لیے کہا: اوراوپر فاطمہ کے کپڑا تھا جب ڈھانپتی

جوآپ ﷺ نے انہیں ہبہ کیا تھا۔حضرت فاطمہؓ پرایک کپڑا تھاجب وہ اس کے ساتھ اپنا سرڈھانپتیں

بِهِ رَأسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَاِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا

اس سے سراپنا نہیں پہنچتا تھا ان کے پاؤں کو اورجب ڈھانپتیں اس سے اپنے پاؤں

توپاؤں تک نہیں پہنچتا تھااور جب پاؤں پرڈالتیں

لَمْ يَبْلُغْ رَأسَهَا، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ : مَاتَلْقٰى ، قَالَ: ”اِنَّه

نہیں پہنچتا تھا ان کے سرکو پس جب دیکھا نبی ﷺ نے: جو پریشانی تھی فرمایا: یقیناًو

تووہ سرتک نہیں پہنچتا تھا۔جب نبی کریم ﷺ نے اُن کی پریشانی دیکھی تو فرمایا:”(اگر پردہ مکمل نہ ہوتو)

لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ ، اِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ“.

نہیں ہے تجھ پر کوئی حرج یقیناً وہ تیرے والد ہیں اورتیراغلام۔

کوئی حرج نہیں، کیونکہ (یہاں) صرف تیراباپ اورتیراغلام ہیں“۔(الصحيحة:2868)

رسول اللہ ﷺ کی مصلحت پسندی

(2507). قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِسْمًا فَقُلْتُ :

2507۔ فرمایا عمربن خطابؓ نے تقسیم کیا رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کرنا تومیں نے کہا:

”حضرت عمربن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تومیں نے عرض کیا:

وَاللّٰهِ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ !	لَغَيْرُ	هٰؤُلَاءِ	كَانَ	اَحَقَّ	بِهِ
قسم ہے اللہ کی	اے اللہ کے رسول!	البتہ سوائے	ان کے	تھا	زیادہ حق دار	اس کے

اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ! ان لوگوں کے علاوہ دوسرے لوگ زیادہ مستحق وحقدار تھے۔

مِنْهُمْ ؟	قَالَ:	"اِنَّهُمْ	خَيَّرُوْنِى	اَنْ	يَسْأَلُوْنِى	بِالْفُحْشِ ،	أَوْ
ان سے	فرمایا:	یقیناً وہ	اختیار دیا ہے مجھے	یہ کہ	سوال کریں مجھ سے	بے حیائی سے	یا

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یہ مجھ سے بے حیائی (بدتمیزی) کے ساتھ مانگیں یا

يُبَخِّلُوْنِى ،	فَلَسْتُ	بِبَاخِلٍ.	
بخیل کہیں مجھے	تو نہیں میں	بخل کرنے والا	

مجھے بخیل کہیں۔ پس میں تو بخل کرنے والا نہیں ہوں۔" (الصحيحة:3589)

آپ ﷺ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رضامندی یا ناراضگی کی علامات

(2508). عَنْ	عَائِشَةَ	قَالَتْ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :	" إِنِّى
2508۔(روایت ہے)	حضرت عائشہؓ سے	کہا	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	یقیناً میں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَاعْرِفُ	غَضَبَكِ	وَرِضَاكِ	قَالَتْ	قُلْتُ
البتہ میں پہچان لیتا ہوں	تیرا غصہ	اور تیری رضامندی	انہوں نے کہا	میں نے کہا

:"میں تیری ناراضگی اور رضامندی کو پہچان لیتا ہوں"۔ وہ کہتی ہیں: میں نے کہا

وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ ”إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ
اور کیسے آپ پہچانتے ہیں یہ اے اللہ کے رسول! فرمایا بے شک تم جب ہوتی ہو تم
کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کیسے پہچان لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم
رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ
خوش تم کہتی ہو کیوں نہیں قسم ہے رب محمد کی اور جب ہو تم ناراض تم کہتی ہو
راضی ہوتی ہو تو ”رب محمد ﷺ کی قسم کہتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو
لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَا أَهْجُرُ
نہیں قسم ہے رب کی ابراہیم کے انہوں نے کہا میں نے کہا جی ہاں نہیں میں چھوڑتی
تو رب ابراہیمؑ کی قسم کہتی ہو“۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا جی ہاں، (لیکن) میں صرف
إِلَّا اسْمَكَ.
مگر نام آپ کا
آپ ﷺ کا نام لینا ہی چھوڑتی ہوں (دل میں کوئی ناراضگی نہیں ہوتی)۔ (الصحيحة:3302)
عوام الناس کی تعریف یا مذمت کی اہمیت
(2509). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
2509۔ (روایت ہے) ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتی شخص وہ ہے

”أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللّٰهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا ، وَهُوَ
اہل جنت سے ہے جو بھرتا ہے اللہ اس کے کان تعریف سے لوگوں کی اچھی اور وہ
کہ اللہ تعالیٰ جس کے کانوں کو لوگوں کی طرف سے اچھی تعریف سناتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے
يَسْمَعُ ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا ،
سنتا ہے اور اہل دوزخ جو بھر دیتا ہے اس کے کانوں کو تعریف سے لوگوں کی بری
اور جہنمی وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے کانوں میں لوگوں کی طرف سے شر ڈالتا ہے اور وہ
وَهُوَ يَسْمَعُ“.
اور وہ سنتا ہے
سن رہا ہوتا ہے“۔(الصحيحة:1740)
چھ مجرم
(2510). عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَرْفُوْعًا : ”ثَلَاثَةٌ لَاتَسْأَلْ
2510۔(روایت ہے) فضالہ بن عبیدؓ سے مرفوع : تین آدمی ہیں نہ تم سوال کرو
حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو تین آدمیوں کے (عذاب کے) بارے میں سوال نہ
عَنْهُمْ : رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصَى اِمَامَهُ وَمَاتَ
اُن کے بارے میں وہ آدمی علیحدہ ہوگیا جماعت سے اور نافرمانی کی اپنے امام کی اور مرگیا
کر(1) ایسا آدمی جو جماعت سے علیحدہ ہوگیا ہو اور امام کی نافرمانی کی ہو اور اسی حالت میں مرگیا ہو

عَاصِيًا، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبِقَ فَمَاتَ ، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا
نافرمان اورلونڈی یا غلام بھاگ گیا پس مرگیا اورعورت غائب ہوا اس سے
(2)ایسی لونڈی یاغلام جو(اپنے مالک سے)بھاگ گیا ہواوراسی حالت میں مرگیا ہواور(3)ایسی عورت کہ اُس کا شوہراس کے دینوی
زَوْجُهَا قَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ
شوہراس کا بیشک پورے دےاس کے اخراجات دنیاکے پس بن سنورکرنکلی بعداس کے
اخراجات پورے کرکے غائب ہوا ہواوروہ(اس کی عدم موجودگی میں)بن سنورکر باہرنکلی ہو۔
، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ وَثَلَاثَةٌ لَاتَسْأَلْ عَنْهُمْ :
پس نہ تم سوال کرو ان کے بارے میں اورتین لوگ ہیں نہ تم سوال کرو ان کے بارے میں
ان کے بارے میں تومت پوچھ۔اسی طرح تین آدمی ہیں(ان کے عذاب کے بارے میں بھی)مت دریافت کر:
رَجُلٌ نَازَعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رِدَاءَ هُ فَانَّ رِدَائَاهُ الْكِبْرِ يَاءُ
ایسا آدمی جس نے چھینی اللہ عزوجل سے چادراس کی پس یقیناً چادراس کی کبریائی ہے
(1)ایسا آدمی جس نے اللہ سے اُس کی چادر چھیننے(کی کوشش کی ہو)اوراللہ کی چادر کبریائی ہے
وَاِزَارَاهُ العِزَّةُ ، وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللّٰهِ ، وَالقَنُوطُ ،
اورتہ بنداس کا عزت ہے اورایسا آدمی شک کیا ہو حکم میں اللہ کے اور مایوس ہونے والا
اوراُس کا ازارعزت (طاقت) ہے(2)ایسا آدمی جس نے اللہ کے حکم میں شک کیا ہو۔
مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ“.
اللہ کی رحمت سے
اور(3)ایسا شخص جواللہ کی رحمت سے ناامید ہوگیا ہو“۔ (الصحيحة:542)

بدکلامی کا نتیجہ

(2511). عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَاءُ

2511۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : حیا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیاء ایمان سے ہے۔

مِنَ الْاِيْمَانِ ، وَالْاِيْمَانُ فِی الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ

ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا ہے) اور بدکلامی

اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے اور بدکلامی، اکھڑ مزاجی (بدخلقی) سے ہے اور اکھڑ مزاجی

مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ.

اکھڑ مزاجی سے ہے اور اکھڑ مزاجی آگ میں (لے جانے والی) ہے

آگ میں (لے جانے والی) ہے''۔ (الصحيحة:495)

میدان حشر میں حقوق العباد میں کی گئی کم وکاست کا تصفیہ

(2512). عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعاً: ''رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً كَانَتْ

2512۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے مرفوع : رحم کرے اللہ غلام پر ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس آدمی پر رحم کرے

لِأَخِيْهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِی عِرْضٍ أَوْ مَالٍ ،

اس کا بھائی اس کے پاس ناانصافی کیا گیا عزت کے بارے میں یا مال میں

کہ جس نے اپنے بھائی کی عزت یا مال (کے معاملے میں) ناانصافی کی ہو

فَجَاءَهُ	فَاسْتَحَلَّهُ	قَبْلَ	أَن	يُؤْخَذَ	وَلَيْسَ
پس آئے اس کے پاس	پس معذرت کرلی اس سے	پہلے	یہ کہ	مواخذہ کیا جائے	اور نہیں

اور پھر اس کے پاس جا کر معذرت کرلی ہو، قبل اس کے کہ (وہ دن آجائے جس میں) اس کا مؤاخذہ کیا جائے اور جہاں دینار ہوگا نہ

ثُمَّ	دِينَارٌ	وَلَادِرْهَمٌ،	فَإِنْ	كَانَتْ	لَهُ	حَسَنَاتٌ ،	أُخِذَ	مِنْ حَسَنَاتِهِ،
پھر	دینار	اور نہ درہم	پس اگر	ہو	اس کے لیے	بھلائیاں	لیا جائے گا	اس کی نیکیوں سے

درہم۔ (وہاں تو معاملہ یوں حل کیا جائے گا کہ) اگر اُس (ظالم) کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اُس سے نیکیاں لے لی جائیں گی

وَإِنْ لَّمْ	يَكُنْ	لَّهُ	حَسَنَاتٌ،	حَمَلُوْا	عَلَيْهِ	مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ.
اور اگر نہ	ہو	اس کیلیے	نیکیاں	ڈال دیئے جائیں گے	اس پر	اس کی برائیوں میں سے

اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں، تو (مظلوم) لوگ اپنی برائیاں اُس پر ڈال دیں گے"۔ (الصحيحة:3265)

سخت دل لوگ خسارے میں

(2513). عَنْ	عَمْرِوبْنِ حَبِيْبٍ	أَنَّهُ	قَالَ:
2513۔ (روایت ہے)	عمر بن حبیبؒ سے	یقیناً وہ	انہوں نے کہا:

عمر بن حبیبؒ نے سعید بن خالد بن عمر بن عثمانؒ سے کہا:

لِسَعِيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ عُثْمَانَ :	أَمَا	عَلِمْتَ	أَنَّ
سعید بن خالد بن عمرو بن عثمانؒ کے لیے:	کیا نہیں	جانتے آپ	یقیناً

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ	قَالَ:	”خَابَ	عَبْدٌ	وَخَسِرَ	لَمْ يَجْعَلِ
رسول اللہ ﷺ نے	فرمایا:	ناکام ہوا	بندہ	اور نقصان اُٹھایا	نہیں کیا

فرمایا: ”ایسا بندہ ناکام ونامراد ہوا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

اللهُ تَعَالٰى	فِيْ قَلْبِهِ	رَحْمَةً	لِلْبَشَرِ“ .
اللہ تعالیٰ نے	اس کے دل میں	رحمت	کسی انسان کے لیے

انسانیت کے لیے نرمی نہیں رکھی“۔ (الصحيحة:456)

دنیا میں ہی مظلوم سے معذرت کرنا

(2514). عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	مَرْفُوْعاً:	”رَحِمَ اللهُ	عَبْداً	كَانَتْ
2514۔(روایت ہے)	ابوہریرہؓ سے	مرفوع:	رحم کرے اللہ	غلام پر	ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس آدمی پر رحم کرے

لِأَخِيْهِ	عِنْدَهُ	مَظْلِمَةٌ	فِي عِرْضٍ	أَوْ مَالٍ،
اس کا بھائی	اس کے پاس	ناانصافی کیا گیا	عزت کے بارے میں	یا مال میں

کہ جس نے اپنے بھائی کی عزت یا مال (کے معاملے میں) ناانصافی کی ہو

فَجَاءَهُ	فَاسْتَحَلَّهُ	قَبْلَ	أَنْ	يُّؤْخَذَ	وَلَيْسَ
پس آئے اس کے پاس	پس معذرت کرلی اس سے	پہلے	یہ کہ	مواخذہ کیا جائے	اور نہیں

اور پھر اس کے پاس جا کر معذرت کرلی ہو، قبل اس کے کہ (وہ دن آجائے جس میں) اس کا مؤاخذہ کیا جائے اور جہاں دینار ہوگا نہ

ثُمَّ دِيْنَارٌ وَلَادِرْهَمٌ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ ، أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ،
پھر دینار اورنہ درہم پس اگر ہو اس کے لیے بھلائیاں لیا جائے گا اس کی نیکیوں سے
درہم۔(وہاں تو معاملہ یوں حل کیا جائے گا کہ) اگر اُس (ظالم) کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اُس سے نیکیاں لے لی جائیں گی
وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ حَسَنَاتٌ، حَمَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ.
اوراگرنہ ہو اس کیلیے نیکیاں ڈال دیئے جائیں گے اس پر اس کی برائیوں میں سے
اوراگراُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں،تو(مظلوم)لوگ اپنی برائیاں اُس پرڈال دیں گے''۔(الصحيحة:3265)
متقی،ہدایت یافتہ،حاکم،عالم،معزز،غنی اور حقیر لوگوں کی علامات
(2515). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَّسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ''سَأَلَ
2515۔(روایت ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: سوال کیا
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
مُوْسٰى رَبَّهُ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهُ
موسیٰ نے اپنے رب سے چھ خصلتوں کے بارے میں وہ گمان کرتے تھے یقیناًوہ ان کے لیے
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا اوران کا خیال یہ تھا کہ یہ ان کے لیے
خَالِصَةٌ ، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوْسٰى يُحِبُّهَا: (1)قَالَ: يَارَبِّ !
خالص کرلیں اورساتویں نہ تھے موسیٰ پسند کرتے اس کو: انہوں نے کہا: اے میرے رب
خاص ہیں اورساتویں چیز کو حضرت موسیٰ ناپسند کرتے تھے۔(1) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب!

أَيُّ عِبَادِکَ	أَتْقٰی ؟	قَالَ:	الَّذِی یَذْکُرُ	وَلَایَنْسٰی (2)	قَالَ:
کونسا تیرا بندہ	زیادہ متقی ہے؟	فرمایا:	جو	ذکر کرتا ہے	اور نہیں وہ بھولتا (2) کہا

تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ متقی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو مجھے یاد رکھتا ہے اور بھولتا نہیں۔ (2) موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

فَأَیُّ عِبَادِکَ	أَهْدٰی ؟	قَالَ :	الَّذِی	یَتَّبِعُ الْهُدٰی
تو کون سا تیرا بندہ	زیادہ ہدایت یافتہ ہے	فرمایا:	جو	پیروی کرتا ہے ہدایت کی

تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو (میری) ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

(3)قَالَ:	اَیُّ عِبَادِکَ	أَحْکَمُ ؟	قَالَ :	الَّذِی یَحْکُمُ
(3) کہا:	کون سا تیرا بندہ	زیادہ انصاف کرنے والا ہے؟	فرمایا:	جو فیصلہ کرتا ہے

(3) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ منصف ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کے لیے اسی طرح فیصلہ کرتا ہو،

لِلنَّاسِ	کَمَا	یَحْکُمُ	نَفْسِهٖ	(4) قَالَ:	فَأَیُّ عِبَادِکَ
لوگوں میں	جیسا کہ	فیصلہ کرتا ہے	اپنی جان کے لیے	(4) کہا:	تو کون سا تیرا بندہ

جس طرح اپنی ذات کے لیے فیصلہ کرتا ہے۔ (4) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیرا کون سا بندہ

أَعْلَمُ ؟	قَالَ:	الَّذِی	لَایَشْبَعُ	مِنَ الْعِلْمِ ، یَجْمَعُ	عِلْمَ النَّاس
زیادہ علم رکھتا ہے؟	فرمایا:	جو	نہیں سیر ہوتا	علم سے	جمع کرتا ہے علم کو لوگوں کے

زیادہ علم والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو

اِلٰی	عِلْمِهٖ	(5) قَالَ:	فَأَیُّ عِبَادِکَ	أَعَزُّ ؟	قَالَ: الَّذِی
طرف	اپنے علم کے	(5) کہا:	تو کون سا تیرا بندوں میں	زیادہ عزت والا ہے	فرمایا: جو

اپنے علم کی طرف جمع کرتا ہے۔ (5) موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیرا کون سا بندہ زیادہ معزز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو

اِذَا	قَدَرَ	غَفَرَ	(6) قَالَ:	فَأَیُّ عِبَادِکَ	أَغْنٰی ؟
جب	قدر پائے	معاف کردے (6)	کہا:	تو کون سا تیرے بندوں میں سے	زیادہ مالدار ہے؟

(مقابل پر) قدرت پانے کے بعد معاف کردے۔ (6) موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیرا کون سا بندہ زیادہ مالدار ہے؟

قَالَ :	اَلَّذِی	یَرْضٰی	بِمَا	یُوْتٰی (7) قَالَ:	فَأَیُّ عِبَادِکَ
فرمایا:	جو	راضی ہوجائے	ساتھ اس کے جو	دیا جائے (7) کہا:	تو کون سا تیرا بندہ

اللہ تعالیٰ نے کہا: جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ دیا جائے وہ اُس پر راضی ہوجائے۔ (7) موسیٰ علیہ السلام تیرا کون سا بندہ

أَفْقَرُ ؟	قَالَ:	صَاحِبٌ	مَنْقُوْصٌ	قَالَ:	رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
سب سے زیادہ فقیر ہے؟	فرمایا:	صاحب (مال)	مال کو کم سمجھنے والا	فرمایا:	رسول اللہ ﷺ نے

سب سے زیادہ فقیر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو صاحب (یعنی مالدار اپنے مال کو) کم سمجھنے والا (اور مزید طلب کرنے والا ہو) پھر

لَیْسَ	اَلْغِنٰی	عَنْ ظَهْرٍ	اِنَّمَا	اَلْغِنٰی	غِنَی	اَلنَّفْسِ	وَاِذَا
نہیں	مال داری	ظاہر کی	یقیناً	مال داری	مال داری ہے	دل کی	اور جب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالداری (اور بے نیازی) کو غنی نہیں کہتے غنی تو دل کا غنی ہوتا ہے، جب

أَرَادَ	اللّٰهُ	بِعَبْدٍ	خَیْرًا،	جَعَلَ	غِنَاهُ	فِی نَفْسِهٖ ،
ارادہ کرتا ہے	اللہ	بندے سے	بھلائی کا	کردیتا ہے	غنی اس کو	اپنے آپ میں

اللہ تعالیٰ کسی بندے کے حق میں خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے نفس میں غنی اور دل میں

وَتُقَاهُ	فِی قَلْبِهٖ ،	وَاِذَا	أَرَادَ	اللّٰهُ	بِعَبْدٍ
اور تقوی پیدا کرتا ہے	اس کے دل میں	اور جب	ارادہ کرتا ہے	اللہ	کسی بندے سے

تقویٰ پیدا کردیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے حق میں شرّ کا ارادہ کرتا ہے

شَرًّا	جَعَلَ	فَقْرَهُ	بَيْنَ	عَيْنَيْهِ".
شرکا	کرتا ہے	اس کی فقیری کو	درمیان	اس کی دونوں آنکھوں کے

تو اس کی فقیری کو اس کی پیشانی پر رکھ دیتا ہے"۔(الصحيحة:3350)

مسلمان سے لڑنا کفر اور اس کو گالی دینا فسق ہے

(2516). عَنْ	عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ	قَالَ :	قَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :
2516۔(روایت ہے)	عبداللہ ابن مسعودؓ سے	کہا:	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا

"سِبَابُ	الْمُسْلِمِ	اَخَاهُ	فُسُوْقٌ ،	وَقِتَالُهُ	كُفْرٌ وَحُرْمَةُ
گالی دینا	مسلمان کا	اپنے بھائی کو	فسق ہے	اور قتل کرنا اس کا	کفر ہے اور حرمت

فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے اور اس کے مال کی حرمت

مَالِهِ	كَحُرْمَةِ	دَمِهِ . "
اس کے مال کی	جیسا کہ حرمت ہے	اس کے خون کی

اُس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔"(الصحيحة:3947)

ہر انسان کا نصیب اس کی گردن میں ہے

(2517). عَنْ	جَابِرٍ ،	قَالَ:	سَمِعْتُ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
2517۔(روایت ہے)	جابرؓ سے	کہتے ہیں:	سنا میں نے	رسول اللہ ﷺ سے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

يَقُوْلُ:	"طَائِرُ	كُلِّ اِنْسَانٍ	فِيْ عُنُقِهِ"
آپ فرماتے تھے:	خیر یا شر	ہر انسان کا	اس کی گردن میں ہے"

تفسِيْرُ: تفسیر ہے:

:"ہر انسان کے خیر یا شر کا حصہ اُس کے گلے میں لگا دیا گیا ہے"۔ یہ اللہ کے فرمان "اور ہم نے ہر انسان کی

"وَكُلَّ اِنْسَانٍ	اَلْزَمْنَاهُ	طَائِرَهُ	فِيْ عُنُقِهِ".
اور ہر انسان کی	لٹکا دی ہم نے	اس کی خیر یا شر (قسمت)	اس کی گردن میں

برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے" کی تفسیر ہے۔ (الصحيحة:1907)

سفید بالوں کو رنگنا

(2518). عَنْ	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ،	قَالَ :	دَخَلَتْ	يَهُوْدُ	عَلٰى
2518۔ (روایت ہے)	انس بن مالکؓ سے	کہتے ہیں:	داخل ہوئے	یہودی	اوپر

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں: کچھ یہودی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ،	فَسَأَلَ	عَنْهُمْ ؟	فَقَالُوْا:	يَهُوْدُ	يَارَسُوْلَ اللهِ!
رسول اللہ ﷺ کے	تو سوال کیا	ان سے؟	تو انہوں نے کہا:	یہودی ہیں	اے اللہ کے رسول!

آپ ﷺ نے اُن کے بارے میں دریافت کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ یہودی ہیں اور یہ اپنے

وَهُمْ	لَايَصبِغُوْنَ	الشَّعْرَ ،	فَقَالَ:	"غَيِّرُوْا	سِيْمَا الْيَهُوْدِ	وَلَاتُغَيِّرُوْا بِسَوَادٍ.
اور وہ	نہیں وہ رنگتے	بال	تو فرمایا:	بدل دو	نشانی یہود کی	اور نہ تم بدلو سیاہ سے

بالوں کو نہیں رنگتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہودیوں کی نشانی کو بدل دو، لیکن سیاہ رنگت سے مت بدلو"۔ (الصحيحة:3324)

اولاد سے مساوی سلوک کرنا

(2519). عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ ،

2519۔(روایت ہے) انسؓ سے فرمایا: تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ایک آدمی

حضرت انسؓ کہتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا

فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ

تو آیا اس کا بیٹا تو اس نے بوسہ دیا اس کو اور بٹھالیا اس کو اوپر اپنی ران کے پھر

اُس کے پاس اُس کا بیٹا آیا اُس نے اُس کو بوسہ دیا اور اسے اپنی ران پر بیٹھالیا پھر اُس کی بیٹی پہنچ گئی،

جَاءَ تْ بِنْتٌ لَهُ فَأَجْلَسَهَا اِلٰى جَنْبِهِ ، قَالَ: "فَهَلَّا

آئی بیٹی تو بٹھایا اس کو طرف اپنے پہلو کے فرمایا: تو کیوں نہیں

اُس نے اُس کو اپنے پہلو میں بیٹھالیا آپ ﷺ نے فرمایا:

عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا ؟"

تو نے انصاف کیا ان کے درمیان؟

''تو نے ان دونوں کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا؟''۔(الصحيحة:3098)

منافق کی علامتیں

(2520). عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ مَرْفُوْعًا : "فِي الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ ،

2520۔(روایت ہے) جابر بن عبداللہؓ سے مرفوع : منافق میں تین باتیں ہیں

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق میں تین (خامیاں) ہوتی ہیں:

اِذَا	حَدَّثَ	كَذَبَ	وَاِذَا	وَعَدَ	أَخْلَفَ ،
جب	بات کرے	جھوٹ بولے	اور جب	وعدہ کرے	خلاف کرے
جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے					
وَاِذَا	ائْتُمِنَ	خَانَ "			
اور جب	امانت	رکھوائی جائے خیانت کرے			
اور جب اُس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے"۔(الصحيحة:1998)					

قیلولہ کرنے کا حکم اور وجہ

(2521). عَنْ	أَنَسٍ	قَالَ:	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :	"قِيْلُوْا
2521۔(روایت ہے)	انسؓ سے	فرمایا:	رسول اللہ ﷺ نے:	قیلولہ کیا کرو
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیلولہ کیا کرو کیونکہ				
فَاِنَّ	الشَّيَاطِيْنَ	لَاتَقِيْلُ " .		
پس یقیناً	شیاطین	نہیں قیلولہ کرتے		
شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔"(الصحيحة:1647)				

یتیم کی کفالت کا اجر وثواب

(2522). عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	مَرْفُوْعًا :"	كَافِلُ	الْيَتِيمِ لَهُ
2522۔(روایت ہے)	ابو ہریرہؓ سے	مرفوع :	کفالت کرنے والا	یتیم کی اپنے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے یا کسی غیر کے یتیم کی پرورش کرنے والا

أَوْ	لِغَيْرِهِ	أَنَا	وَهُوَ	كَهَاتَيْنِ	فِي الْجَنَّةِ	إِذَا	اتَّقَى
یا	غیر کی	میں	اور وہ	جیسے وہ دونوں ہیں	جنت میں	جب کہ	ڈرنے والا ہو

اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ اللہ ڈرنے والا ہو''۔

اللهَ''	وَأَشَارَ	مَالِكٌ	بِالسَّبَّابَةِ	وَالْوُسْطَى.
اللہ سے	اور اشارہ کیا	مالک نے	شہادت کی انگلی	اور درمیانی۔

امام مالک نے انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا۔ (الصحيحة:962)

کیا شعر وشاعری قابل نفرت ہے

(2523). عَنْ	نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ،	قَالَ :	قِيلَ	لِعَائِشَةَ :
2523۔ (روایت ہے)	نوفل بن ابوعقرب ؓ سے	اُس نے کہا:	پوچھا گیا	عائشہ ؓ سے:

نوفل بن ابوعقرب کہتے ہیں: حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا گیا:

أَكَانَ	يُتَسَامَعُ	عِنْدَ	رَسُولِ اللهِ ﷺ	الشِّعْرُ ؟	قَالَتْ:	كَانَ
کیا تھے	سنے جاتے	پاس	رسول اللہ ﷺ کے	شعر؟	انہوں نے کہا:	تھے

کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اشعار سنے جاتے تھے؟ انہوں نے کہا:

أَبْغَضَ	الْحَدِيثِ	إِلَيْهِ.
سب سے زیادہ نفرت والی	بات	طرف ان کے

یہ تو آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت والی بات تھی۔ (الصحيحة:3095)

گھر والوں سے اجازت لینے کا طریقہ

(2524). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ اِذَاجَاءَ

2524۔(روایت ہے) عبداللہ بن بسرؓ سے ساتھی نبی ﷺ کے فرمایا: تھے جب آتے

صحابی رسول ﷺ حضرت بن بسرؓ کہتے ہیں: جب آپ ﷺ دروازے کے پاس آتے

اَلْبَابَ يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ يَقُوْلُ :

دروازے پر اجازت طلب کرتے نہیں سامنے کھڑے ہوتے تھے اس کے وہ کہتے ہیں:

تو اجازت طلب کرتے اور سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ وہ کہتے ہیں:

يَمْشِيْ مَعَ الْحَائِطِ حَتّٰى يَسْتَاذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهُ

وہ چلتے تھے ساتھ دیوار کے یہاں تک کہ اجازت لیتے تو اجازت دی جاتی ان کو

آپ ﷺ دیوار کے ساتھ چلتے حتی کی اجازت لے لیتے پھر یا تو آپ ﷺ کو اجازت دی جاتی

أَوْ يَنْصَرِفُ .

یا وہ پلٹ جاتے تھے

یا پھر آپ ﷺ پلٹ جاتے تھے۔(الصحيحة:3003)

دستک دینے کا طریقہ

(2525). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : كَانَ بَابُهُ يُقْرَعُ بِالْاَظَافِيْرِ.

2525۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے تھا دروازہ ان کا کھٹکھٹایا جاتا ناخنوں سے

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔(الصحيحة:2092)

اجازت سے پہلے کسی کے گھر میں جھانکنا منع ہے

(2526). عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ’’مَنْ

2526۔(روایت ہے) حضرت ابوذرؓ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’جس نے

كَشَفَ سِتْراً فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ

اُٹھایا پردہ پھر داخل کی نگاہ اپنی گھر میں پہلے اس سے کہ اجازت دی جائے

(کسی کے گھر کا) پردہ اٹھایا اور اجازت سے پہلے

لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ، فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا

اس کے لیے پس دیکھ لیا پردہ کی چیزوں کو گھر والوں کی پس تحقیق آیا حد کو نہیں

گھر میں دیکھنے لگا اور گھر والوں کی پردہ والی چیزوں کو دیکھ لیا تو اس نے ایسی حد کا ارتکاب کیا،

يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِيْنَ أَدْخَلَ بَصَرَه

حلال تھی اس کے لیے یہ کہ آئے اس کے پاس اگر یقیناً اس کو جس وقت داخل کی نظر اپنی

جو اس کے لیے حلال نہیں تھی۔ اگر (اسی دوران) جبکہ وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کوئی آدمی اس کے

اُسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَهُ مَا عَيَّرْتُ

سامنے آتا ہے اس کے آدمی پس پھوڑ دیتا ہے نگاہ اس کی نہیں میں عیب لگاؤں گا

سامنے آتا ہے اور اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے تو میں اس پر کوئی عیب نہیں لگاؤں گا۔

عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ

اس پر اور اگر گزرے آدمی اوپر دروازے کے نہیں پردہ ہوتا اس کے لیے

ہاں اگر کوئی شخص ایسے دروازے کے پاس سے گزرتا ہے جس پر نہ کوئی پردہ ہوتا ہے

غَيْرِ	مُغْلَقٍ	فَنَظَرَ	فَلَا	خَطِيئَةَ	عَلَيْهِ ،	اِنَّمَا	الْخَطِيئَةُ
نہیں	بند ہوتا	پس دیکھے	تو نہیں	خطا	اس پر	بے شک	خطا

اور نہ وہ بند ہوتا ہے تو ایسے گھر کے اندر دیکھنے میں دیکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا،

عَلٰى	أَهْلِ الْبَيْتِ".	
اوپر	گھر والوں کے لیے	

البتہ گھر والوں پر گناہ ہوگا"۔(الصحيحة:3463)

آپ ﷺ کے پیچھے فرشتوں کا چلنا

(2527). عَنْ	جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ:	كَانَ	اِذَا	مَشٰى	مَشٰى
2527۔(روایت ہے)	حضرت جابر بن عبداللہؓ سے	تھے	جب	چلتے	چلتے

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چلتے

أَصْحَابُهُ	أَمَامَهُ ،	وَتَرَكُوْا	ظَهْرَهُ	لِلْمَلَائِكَةِ .
آپ کے صحابہ	آپ کے آگے	اور چھوڑ دیتے	آپ کی پشت کو	فرشتوں کے لیے۔

تو آپ کے صحابہ آپ کے آگے چلتے، آپ کی پیٹھ کو فرشتوں کے چھوڑ دیتے۔(الصحيحة:2087)

فاسق کے بیانات کی تحقیق کرنا

(2528). عَنِ	ابْنِ عَبَّاسٍ	قَالَ:	كَانَ بَعَثَ
2528۔(روایت ہے)	حضرت ابن عباسؓ سے	کہتے ہیں:	بھیجا تھا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ	اِلٰى	بَنِي الْمُصْطَلِقِ	لِيَأْخُذَ	مِنْهُمُ
ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو	طرف	بنی المطلق کے	تاکہ وہ لے لیں	ان سے

رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو مصطلق کی طرف صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا۔

الصَّدَقَاتَ	وَأَنَّهُ	لَمَّا	أَتَاهُمُ	الْخَبَرُ	فَرِحُوْا ،	وَخَرَجُوْا
صدقات	اور بے شک وہ	جب	آئے ان کے پاس	خبر	سب خوش ہوئے	اور نکلے

جب اُن لوگوں کو اِن کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ بہت خوش ہوئے

لِيَتَلَقَّوْا	رَسُوْلَ	رَسُوْلَ اللهِ	وَأَنَّهُ	لَمَّا	حُدِّث
تاکہ وہ استقبال کریں	پیامبر کا	اللہ کے رسول کے	اور یقیناً	جب	بتایا گیا

اور رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے استقبال کے لیے باہر نکلے، لیکن جب ولید کو ان کے استقبال کے طور پر باہر نکلنے کا بتلایا گیا

الْوَلِيْد	أَنَّهُمْ	خَرَجُوْا	يَتَلَقَّوْنَهُ	رَجَعَ	اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ
ولید کو	بے شک وہ	سب نکلے	استقبال کریں آپ کا	لوٹ آئے	طرف رسول اللہ کے ﷺ

تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے اور کہا:

فَقَالَ	يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ!	اِنَّ	بَنِي الْمُصْطَلِقِ	قَدْ	مَنَعُوْا الصَّدَقَةَ
پس کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	یقیناً	بنی المصطلق نے	تحقیق	روک لیا	صدقہ

اے اللہ کے رسول ﷺ! بنو مصطلق نے صدقہ روک لیا ہے۔

فَغَضِبَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	مِنْ ذٰلِکَ	غَضَباً	شَدِيْداً	فَبَيْنَمَا	هُوَ
پس غصہ آیا	رسول اللہ ﷺ کو	اس سے	غصہ	شدید	پس اسی اثنا میں	وہ

رسول اللہ ﷺ کو اس پر بہت غصہ آیا، ابھی آپ ان کے خلاف جہاد کا سوچ ہی رہے تھے

يُحَدِّثُ	نَفْسهُ	أَنْ	يَّغْزُوَهُمْ	اِذْ	أَتَاهُ	الْوَفْدُ،
باتیں کررہے تھے	اپنے آپ سے	یہ کہ	جہاد کریں ان سے	تب	آیا ان کے پاس	وفد

کہ (بنو مصطلق) کا وفد آپ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے کہا:

فَقَالُوْا:	يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ	اِنَّا	حُدِّثْنَا	أَنَّ	رَسُوْلَکَ
تو انہوں نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	بے شک	ہمیں خبر ملی ہے	یقیناً	قاصد آپ کا

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ کا قاصد نصف طریق سے واپس لوٹ آیا ہے

رَجَعَ	مِنْ نِصْفِ	الطَّرِيْق ،	وَاِنَّا	خَشِيْنَا	أَن	يَّكُوْنَ اِنَّمَا
لوٹ آیا	آدھے سے	راستے سے	اور یقیناً	ہم ڈر گئے	یہ کہ	ہو بے شک

اور ہم ڈر گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کو ہم پر غصہ آیا ہو،

رَدَّهُ	كِتَابٌ	جَاءَهُ	مِنْکَ	لِغَضَبٍ	غَضِبْتَهُ
واپس بلا لیا ہوگا	خط سے	آیا ہے اس کے پاس	تیری طرف سے	غصے سے	غصہ کیا آپ نے

جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے قاصد کو رقعہ لکھ کر واپس بلا لیا ہو،

عَلَيْنَا ،	وَاِنَّا	نَعُوْذُ	بِاللهِ	مِنْ غَضَبِ اللهِ	وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ
ہم پر اور	یقیناً ہم	ہم پناہ مانگتے ہیں	اللہ کی	اللہ کے غصے سے	اور غصے سے اس کے رسول کے

ہم تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

وَأَنَّ	رَسُوْلَ اللهِ	اسْتَعْتَبَهُمْ	وَهَمَّ	بِهِمْ	فَأَنْزَلَ
اور بے شک	رسول اللہ	راضی کرلیا اُن کو	حالانکہ ارادہ کیا تھا (جنگ کا)	ان سے	تو نازل کیا

رسول اللہ ﷺ نے اُن کو راضی کیا حالانکہ آپ ﷺ (ان کے خلاف جنگ کرنے کا) ارادہ کر چکے تھے۔

اللهُ عَزَّوَجَلَّ	عُذْرَهُمْ	فِي الْكِتَابِ	" يَآأَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْآ
اللہ عزوجل نے	عذر ان کا	کتاب میں	"اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو

اللہ تعالیٰ نے (اپنی) کتاب میں اُن کا عذر نازل فرمایا۔

اِنْ	جَآءَ كُمْ	فَاسِقٌ	بِنَبَإٍ	فَتَبَيَّنُوْا	اَنْ	تُصِيْبُوْا
اگر	لے کے آئے تمہارے پاس	کوئی فاسق	کوئی خبر	تو تحقیق کرلیا کرو	یہ کہ نہ	تم پہنچا دو

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہیں کوئی خبر دے تو تم اُس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو

قَوْماً	بِجَهَالَةٍ	فَتُصْبِحُوْا	عَلٰى	مَا	فَعَلْتُمْ	نٰدِمِيْنَ". (الحجرات:6)
کسی گروہ کو	لاعلمی سے	پھر اٹھانا پڑے	اوپر اُس کے	جو	تم نے کیا	ندامت۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پریشان ہونا پڑے"۔ (الصحيحة:3088)

رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کی معاونت کرنا

(2529). عَنْ	اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	قَالَ:	كَانَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
2529۔ (روایت ہے)	انس بن مالکؓ	انہوں نے کہا:	تھے	رسول اللہ ﷺ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحم کرنے والے تھے۔

رَحِيماً،	كَانَ لَايَأتِيهِ	أحَدٌ	اِلَّا	وَعَدَهُ ،	وَأَنجَزَ
رحم کرنے والے	نہیں آتا تھا ان کے پاس	کوئی ایک	مگر	وعدہ کر لیتے اس سے	اور پورا کر دیتے
جو کوئی بھی آپ کے پاس آتا آپ اُس سے وعدہ کر لیتے تھے					
لَهُ	اِنْ كَانَ	عِنْدَهُ ،	وَجَاءَ	أَعْرَابِيٌّ	فَأَخَذَ	بِثَوْبِهِ ،
اس کے لیے	اگر ہوتا	آپ کے پاس	اور آیا	ایک بدو	پس پکڑ لیا	کپڑا آپ کا
اور اگر آپ کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فوراً پورا کر دیتے تھے۔(ایک دفعہ) ایک بدو آپ کے پاس آیا آپ کا کپڑا پکڑ لیا						
فَقَالَ:	اِنَّمَا	بَقِيَ	مِنْ حَاجَتِي	يَسِيْرَةٌ ،	وَأَخَافُ
تو کہا:	بے شک	باقی ہے	میری ضرورت سے	کچھ تھوڑا سا	اور میں ڈرتا ہوں
اور کہا: میری تھوڑی سی ضرورت باقی ہے اور مجھے اندیشہ ہے					
أَنْسَاهَا ،	فَقَامَ	مَعَهُ	حَتّٰى	فَرَغَ
میں بھول جاؤں اس کو	تو کھڑے ہوئے	اس کے ساتھ	یہاں تک کہ	فارغ ہوئے
کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔ سو آپ اُس کے ساتھ چلے حتی کہ اُس کی ضرورت سے فارغ ہوئے				
مِنْ حَاجَتِهِ ،	ثُمَّ	أَقْبَلَ	فَصَلّٰى .
اس کی ضرورت سے	پھر	تشریف لائے	پھر نماز پڑھی
پھر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ (الصحيحة:2094)			

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کیسے ممکن ہے؟

(2530). عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ :

2530۔روایت ہے خادم سے نبی ﷺ کے ایک مرد یا ایک عورت سے اس نے کہا

نبی کریم ﷺ کے خادم یا خادمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْخَادِمِ: "أَلَكَ حَاجَةٌ ؟" قَالَ:

تھے اس میں سے جو وہ کہتے خادم سے: "کیا تیرے لیے کوئی ضرورت ہے" کہا اُس نے

آپ ﷺ خادم کو جو کچھ کہا کرتے تھے، اس میں سے ایک بات یہ تھی: (آپ ﷺ پوچھتے): "کیا تیری کوئی ضرورت ہے؟"

حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! حَاجَتِي قَالَ:

یہاں تک کہ تھا ایک دن تو کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! میری ضرورت فرمایا

بالآخر ایک دن خادم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! میری ایک حاجت ہے۔

"وَمَا حَاجَتُكَ ؟" قَالَ: حَاجَتِي أَنْ تَشْفَعَ

"اور کیا ہے تیری ضرورت؟" اس نے کہا: میری ضرورت ہے یہ کہ آپ سفارش کریں

آپ ﷺ نے پوچھا: "تیری کیا حاجت ہے؟" اس نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ ﷺ روز قیامت میری شفاعت

لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: "وَمَنْ دَلَّكَ عَلٰى هٰذَا ؟"

میرے لیے دن قیامت کے فرمایا اور کس نے راہ نمائی کی تیری اوپر اس کے

فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: "اس (مطالبے پر) تیری رہنمائی کس نے کی؟" اُس نے کہا:

قَالَ: رَبِّيْ قَالَ: " أَمَالَا ، فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

اُس نے کہا میرے رب نے فرمایا: کیوں نہیں پس مدد کرو میری کثرت سے سجدوں کی۔

(2533). عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ :

2533۔روایت ہے خادم سے نبی ﷺ کے ایک مرد یا ایک عورت سے اس نے کہا

دربار نبوی ﷺ میں لوگوں کا احترام

(2531). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : كَانَ لَايُدْفَعُ عَنْهُ

2531۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے نہیں دھکیلا جاتا تھا آپ ﷺ سے

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ سے لوگوں کو دھکیلا جاتا تھا

النَّاسُ ، وَلَا يُضْرَبُوْا عَنْهُ .

لوگوں کو اور نہ مارا جاتا تھا ان کو۔

اور نہ مارا جاتا تھا۔(الصحيحة:2107)

آپ ﷺ کا ضعیف صحابہ کا خیال رکھنا

(2532). عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ: كَانَ ﷺ يَتَخَلَّفُ الْمَسِيْرَةِ

2532۔(روایت ہے) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے: تھے ﷺ پیچھے رہتے چلنے میں

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے آپ ﷺ چلنے میں پیچھے رہتے،

فَيُزْجِيْ الضَّعِيْفَ ، وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ.

پس لے کے چلتے ضعیف کو اور پیچھے بٹھاتے اور دعا کرتے اُن کے لیے

کمزور کو چلاتے اور اپنے پیچھے بٹھاتے تھے اور صحابہ کے لیے دعا کرتے تھے۔(الصحيحة:2120)

میرے پرودگار نے آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو پھر تو سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر۔'' (الصحیحة:2102)

نبی کریم ﷺ کے خادم یا خادمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْخَادِمِ: ''أَلَكَ حَاجَةٌ ؟'' قَالَ:

تھے اس میں سے جو وہ کہتے خادم سے: ''کیا تیرے لیے کوئی ضرورت ہے'' کہا اُس نے

آپ ﷺ خادم کو جو کچھ کہا کرتے تھے، اس میں سے ایک بات یہ تھی: (آپ ﷺ پوچھتے): ''کیا تیری کوئی ضرورت ہے؟''

حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! حَاجَتِي قَالَ:

یہاں تک کہ تھا ایک دن تو کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! میری ضرورت فرمایا

بالآخر ایک دن خادم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! میری ایک حاجت ہے۔

''وَمَا حَاجَتُكَ ؟'' قَالَ: حَاجَتِي أَنْ تَشْفَعَ

''اور کیا ہے تیری ضرورت؟'' اس نے کہا: میری ضرورت ہے یہ کہ آپ سفارش کریں

آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیری کیا حاجت ہے؟'' اس نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ ﷺ روز قیامت میری شفاعت

لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: ''وَمَنْ دَلَّكَ عَلٰى هٰذَا ؟''

میرے لیے دن قیامت کے فرمایا اور کس نے راہ نمائی کی تیری اوپر اس کے

فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس (مطالبے پر) تیری رہنمائی کس نے کی؟'' اُس نے کہا:

قَالَ: رَبِّيْ قَالَ: '' أَمَالَا ، فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

اُس نے کہا میرے رب نے فرمایا: کیوں نہیں پس مدد کرو میری کثرت سے سجدوں کی۔

میرے پرودگار نے آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو پھر تو سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر۔'' (الصحیحة:2102)

رسول اللہ ﷺ کا اپنی ضروریات خود پوری کرنا

(2534). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ ﷺ يَجْلِسُ عَلَى الاَرْضِ

2534۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے تھے رسول اللہ ﷺ بیٹھ جاتے زمین پر

حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے،

وَيَأْكُلُ عَلَى الاَرْضِ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ،

اور کھاتے تھے اوپر زمین کے اور وہ باندھ (کر دوہتے تھے) بکریوں کو

زمین پر بیٹھ کر ہی کھاتے تھے بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے،

وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ عَلٰى خُبْزِ الشَّعِيرِ.

اور قبول کرتے دعوت غلام کی اوپر روٹی کے جو کی۔

اور جو کی روٹی کی دعوت دینے والے غلام کی دعوت قبول کر لیتے تھے۔(الصحيحة:2125)

(2535). عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: كَانَ ﷺ يَرْكَبُ الْحِمَارَ

2535۔(روایت ہے) حضرت ابوایوبؓ تھے نبی ﷺ سوار ہوتے گدھے پر

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے،

وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الْقَمِيصَ وَيَقُولُ: "مَنْ رَغِبَ

اور سلائی کرتے جوتے کی اور پیوند لگاتے قمیض کو اور کہتے: جس نے اعراض کیا

جوتا سلائی کرتے تھے اور قمیض کو خود ہی پیوند لگا لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي".

میری سنت سے تو نہیں ہے مجھ سے۔

''جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں''۔(الصحیحة:2130)

رسول اللہ ﷺ کا خندق کھودنے میں شریک ہونا

(2536). عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَاب

2536۔(روایت ہے) براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا دن یوم الاحزاب کا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب

(وَفِي رِوَايَةٍ : يَوْمَ الْخَنْدَقِ) يَنْقُلُ التُّرَابَ ، وَلَقَدْ وَارَى

اورایک روایت میں ہے دن خندق کا وہ اُٹھا رہے تھے مٹی اورالبتہ تحقیق چھپادیا

اورایک روایت کے مطابق غزوہ خندق والے دن ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے

التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ (وَفِي رِوَايَةٍ : شَعْرَ صَدْرِهِ)

مٹی نے سفیدی کو آپ کے پیٹ کی اورایک روایت میں ہے: بالوں کوآپ کے سینے کے

مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کی سفیدی کو(اورایک روایت کے مطابق سینہ مبارک کے بالوں کو) چھپادیا تھا

وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرِجْزِ

اورتھے آدمی بہت زیادہ بالوں والے اوروہ رجزیہ شعر پڑھ رہے رجز

آپ ﷺ بہت زیادہ بالوں والے تھے اوراس وقت آپ ﷺ حضرت حضرت عبداللہ بن رواحہ کے (درج ذیل)

عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ:

عبداللہ ابن رواحہ کی اوروہ:

رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے:

وَاللّٰهِ	لَوْ	لَا	أَنْتَ	مَا	اهْتَدَيْنَا
اللہ کی قسم	اگر	نہ	ہوتے آپ	نہ	ہدایت ملتی ہمیں

اللہ کی قسم! اگر نہ ہوتے آپ ﷺ تو ہمیں ہدایت نہ ملتی

وَلَا	تَصَدَّقْنَا	وَلَا صَلَّيْنَا
اور نہ	ہم صدقہ کرتے	اور نہ ہم نماز پڑھتے

نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے

فَأَنْزِلَنْ	سَكِينَةً ،	عَلَيْنَا
پس نازل کر ہم	سکینت	اوپر ہمارے

(اے اللہ!) ہم پر سکینت نازل فرما

وَثَبِّتِ	الْأَقْدَامَ	إِنْ	لَاقَيْنَا
اور ثابت رکھ	قدموں کو	اگر	ہماری مڈبھیڑ ہو

اور اگر (دشمن سے) مڈبیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا

إِنَّ	الْأُلَى	قَدْ	أَبَوْا	عَلَيْنَا
بے شک	ظالموں نے	تحقیق	زیادتی کی ہے	ہم پر

بیشک ظالموں نے ہم پر زیادتی کی ہے

إِذَا	أَرَادُوا	فِتْنَةً	أَبَيْنَا
جب	ارادہ کریں	فتنے کا	انکار کردیں گے ہم

جب وہ (ہمارے دین میں) فتنہ ڈالنا چاہیں گے تو ہم انکار کر دیں گے انکار کر دیں گے"۔

وَيَرْفَعُ	بِهَا	صَوْتَهُ.	(وَفِي رِوَايَةٍ :	"بَغَوْا"	مَكَانَ أَبَوْا".)
اور بلند کرے	اس کے ساتھ	آواز اپنی	اور ایک روایت میں ہے	بَغَوْا ہے	جگہ أَبَوْا کی

یہ جملہ کہتے وقت آپ ﷺ اپنی آواز بلند کرتے تھے۔ایک روایت میں ابوا کی جگہ بغوا ہے,(الصحيحة:3242)

ابتدائے رات کو بچوں کی حفاظت کرنا

(2537). عَنْ	جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ،	قَالَ:	قَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :
2537۔(روایت ہے)	حضرت جابر بن عبداللہؓ سے	فرمایا	فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"

"كُفُّوْا	صِبْيَانَكُمْ	عِنْدَ	فَحْمَةِ	الْعِشَاءِ	وَإِيَّاكُمْ
روکے رکھو	اپنے بچوں کو	نزدیک	تاریکی کے ابتدا کی	رات کی	اور بچو تم

رات کی ابتدائی تاریکی کے وقت اپنے بچوں کو (گھروں میں) روکے رکھو

وَالسَّمْرَ	بَعْدَ	هَدْأَةِ	الرِّجْلِ	فَإِنَّكُمْ	لَا	تَدْرُوْنَ مَا
رات کو گفتگو سے	بعد	سونے کے	لوگوں کے	پس یقیناً تم	نہیں	تم جانتے کیا

اور رات کو لوگوں کے سو چکنے کے بعد گفتگو سے بچو، کیونکہ تم نہیں جانتے

يَبُثُّ	اللهُ	مِنْ خَلْقِهِ	فَأَغْلِقُوْا	الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا
پھیلا دیتا ہے	اللہ	اپنی مخلوق میں سے	پس بند کر دیا کرو	دروازے اور بجھا دیا کرو

کہ اللہ تعالیٰ اپنی کون سی مخلوق کو (زمین پر) پھیلا دیتا ہے۔(رات کو) دروازے بند کر دیا کرو

الْمِصْبَاحَ	وأَكْفِئُوا	الاِنَاءَ	وَأَوْكُوا	السِّقَاءَ".
چراغ	اوراُلٹے کردیا کرو	برتن	اور بند کردو	منہ مشکیزے کا۔
چراغ بجھادیا کرواور برتن الٹے کردیا کرواور مشکیزے کا منہ بند کردیا کرو"۔(الصحيحة:3454)				
نبی کریم ﷺ کا حسن وحسین رضی اللہ عنہ کا خیال رکھنا				
(2538). عَنْ	اَبِی هُرَيْرَةَ	قَالَ :	كُنَّا	نُصَلِّی مَعَ
2538۔(روایت ہے)	ابوہریرہؓ سے	انہوں نے کہا	تھے ہم	نماز پڑھتے ساتھ
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشا ادا کررہے تھے				
رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	الْعِشَاءَ،	فَاِذَا	سَجَدَ	وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
رسول اللہ ﷺ کے	عشاء کی	توجب	سجدہ کرتے	چڑھ گئے حسن اور حسین
اچانک حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم آپ کی پشت پر چڑھ گئے۔				
عَلٰى	ظَهْرِهِ،	وَاِذَا	رَفَعَ	رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا بِيَدِهِ
اوپر	آپ کی پشت کے	اور جب	اُٹھالیتے	سراپنا پکڑتے ان دونوں کو اپنے ہاتھ
جب آپ ﷺ سر مبارک اٹھاتے تو				
مِنْ خَلْفِهِ	أَخْذًا	رَفِيْقًا	فَوَضَعَهُمَا	وَضْعًا رَفِيْقًا
اپنے پیچھے سے	رکھ دیتے	نرمی سے	پھر رکھ دیتے ان دونوں کو	رکھنا نرمی سے
ان کو پیچھے سے نرمی سے پکڑ لیتے اور بڑی ہی شفقت سے ان کو زمین پر رکھ دیتے۔				

فَإِذَا	عَادَ	عَادَا	فَلَمَّا	صَلَّى	وَضَعَهُمَا
پھر جب	دوبارہ کرتے	دونوں دوبارہ کرتے	پس جب	نماز پڑھتے	رکھ لیتے ان دونوں کو

پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو پھر چڑھ جاتے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو

عَلٰى	فَخِذَيْهِ	وَاحِدًا	هٰهُنَا	وَوَاحِدًا	هٰهُنَا ،	قَالَ	أَبُوْهُرَيْرَةَ
اوپر	اپنی ران کے	ایک کو	یہاں	اور ایک کو	وہاں	کہا	ابو ہریرہؓ نے

ان کو اپنی ران پر بیٹھا لیتے، یعنی ایک کو (ایک ران پر) اور دوسرے کو (دوسری ران پر)۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں:

فَجِئْتُهُ،	فَقُلْتُ :	يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ	أَلَاأَذْهَبُ
پس میں آیا آپ کے پاس	تو میں نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	کیا نہ میں لے جاؤں

میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں میں ان دونوں کو ان کی ماں کے پاس نہ لے جاؤں؟

بِهِمَا	اِلٰى	أُمِّهِمَا ؟	قَالَ:	"لَا"	فَبَرَقَتْ	بَرْقَةً	فَقَالَ:
ان دونوں کو	طرف	ان دونوں کی ماں کے	فرمایا	نہیں	تو بجلی چمکی	بجلی	تو کہا

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' اتنے میں جب بجلی چمکنے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلْحِقَا	بِأُمِّكُمَا	فَمَازَالَا يَمْشِيَانِ	فِي ضَوْئِهَا	حَتّٰى
جا ملو	تم دونوں اپنی ماں سے	تو دونوں چلتے رہے	اس کی روشنی میں	یہاں تک کہ

تم دونوں اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ'' پھر وہ بجلی کی روشنی میں چلتے رہے

دَخَلَا	اِلٰى	أُمِّهِمَا.
چلے گئے	طرف	اپنی ماں کے۔

یہاں تک کہ اپنی ماں کے پاس چلے گے۔ (الصحيحة:3325)

افضل لوگوں کی صفات

(2539). عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ

2539۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے کہا: کہا گیا رسول اللہ سے

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آپ ﷺ سے کہا گیا:

ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: "كُلُّ مَخْمُومِ القَلْبِ،

ﷺ کون لوگوں میں سے افضل ہے؟ فرمایا: ہر صاف دل

کونسا سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف دل (جو حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو) زبان کا سچا

صَدُوقِ اللِّسَانِ" قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا

سچا زبان کا انہوں نے کہا: سچا زبان کا ہم پہچانتے ہیں پس کیا ہے اس کو

لوگوں نے کہا کہ زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَخْمُومُ القَلْبِ؟ قَالَ: "هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَاإِثْمَ فِيهِ وَلَابَغْيَ

صاف دل القلب؟ فرمایا: وہ متقی پاک صاف نہیں گناہ اس میں اور نہ بغاوت

پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت

وَلَا غِلَّ، وَلَاحَسَدَ".

اور نہ بغض اور نہ حسد

نہ بغض نہ حسد۔" (الصحيحة:948)

پڑوسیوں کے حقوق

(2540). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا : "لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ

2540۔(روایت ہے) انس بن مالک سے مرفوع : نہیں مؤمن

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص مومن نہیں،

لَايَأْمَنُ جَارُهُ غَوَائِلَهُ".

نہیں ہے امن میں پڑوسی اس کا اس کے شر سے۔

جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہیں ہے''۔ (الصحيحة:2181)

(2541). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :

2541۔(روایت ہے) حضرت انس بن مالکؓ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَايَسْتَقِيْمُ اِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ ،

نہیں درست ہوسکتا ایمان کسی بندے کا یہاں تک کہ درست ہو دل اس کا

''کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل درست نہیں ہوتا

وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ وَلَايَدْخُلُ

اور نہیں درست ہوگا دل اس کا یہاں تک کہ درست ہو زبان اس کی اور نہیں داخل ہوگا

اور کسی کا دل اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہیں آجاتی اور ایسا شخص تو جنت میں داخل

رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ".

کوئی آدمی جنت میں نہیں امن میں ہوگا پڑوسی اس کا اس کے شر سے۔

نہیں ہوگا جس کے شرور سے اُس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہوتا''۔(الصحيحة:2841)

(2542). عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا :'' كَمْ مِنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٌ

2542۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوع : کتنے ہی پڑوسی ہیں لٹکے ہوئے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' کتنے ہی پڑوسی (ایسے ہوں گے جو)

بِجَارِهِ يَقُوْلُ: يَارَبِّ! سَلْ هٰذَا

اپنے پڑوسی (کے حقوق کے بارے میں) وہ کہے گا اے میرے رب سوال کریں اس سے

اپنے پڑوسی (کے حقوق کے سلسلے میں) لٹکے ہوئے ہوں گے۔ پڑوسی کہے گا: اے میرے رب! اس سے سوال کرو

لِمَ أَغْلَقَ عَنِّى بَابَهُ وَمَنَعَنِىْ فَضْلَهُ''.

کیوں بند کیا تھا مجھ سے اپنا دروازہ اور روک لیا مجھ سے بچا ہوا (مال) اپنا

کہ اس نے اپنا دروازہ مجھ سے کیوں بند کر دیا تھا اور بچا ہوا مال مجھ سے کیوں روک لیا تھا''۔(الصحيحة:2646)

(2543). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعاً: ''مَنْ بَنٰى بِنَاءً

2543۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے مرفوع : جو تعمیر کرے عمارت

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:'' جو آدمی کوئی عمارت تعمیر کرے

فَلْيَدُ عَمْهُ حَائِطَ جَارِهِ وَفِى لَفْظٍ مَنْ سَأَلَهُ

تو وہ تعمیر کرے اس کو دیوار پر اپنے ہمسائے کی اور لفظ ہیں جو سوال کرے اس سے

تو وہ اپنے پڑوسی (کے گھر) کی دیوار پر تعمیر کر لے'' اور ایک روایت کے لفظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے پڑوسی سے یہ مطالبہ کرے

جَارُهُ	أَنْ	يَّدْعَمَ	عَلٰى	حَائِطِهٖ	فَلْيَدَعْهُ.
ہمسایہ اس کا	یہ کہ	وہ تعمیر کرے گا	اوپر	اس کی دیوار کے	تو چاہیے کہ کرنے دے اس کا۔

کہ وہ اس کی دیوار پر (اپنی عمارت کو) سہارا دینا چاہتا ہے تو وہ اس کو (یہ کام) کرنے دے''۔(الصحيحة:2947)

کسی پر لعنت کرنا کبیرہ گناہ ہے

(2544). عَنْ	سَلَمَةَ بْنِ الاَكْوَعِ	قَالَ :	كُنَّا	اِذَا	
2544۔(روایت ہے)	سلمہ بن اکوع سے	انہوں نے کہا:	تھے ہم	جب	

حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: جب ہم کسی آدمی کو دیکھتے

رَأَيْنَا	الرَّجُلَ	يَلْعَنُ	أَخَاهُ	رَأَيْنَاهُ	أَنْ	قَدْ
دیکھتے ہم	کسی آدمی کو	وہ لعنت کرتا ہے	بھائی اس کا	ہمارا خیال ہوتا	یہ کہ	تحقیق

کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہے ہو تو ہمارا خیال ہوتا تھا

أَتٰى	بَابًا	مِنَ الكَبَائِرِ.	
آیا وہ	دروازے پر	کبیرہ گناہوں کے۔	

کہ اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔(الصحيحة:2649)

اللہ تعالیٰ کے ہاں ملعون لوگ

(2545). عَنْ	ابْنِ عَبَّاسٍ :	أَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ	قَالَ:	
2545۔(روایت ہے)	عبداللہ بن عباسؓ سے:	یقیناً	رسول اللہ ﷺ نے	فرمایا:	

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ تُخُوْمَ

لعنت کی اللہ نے جو ذبح کرے غیر اللہ کے لیے لعنت کرے اللہ جو بدل دے نشانات

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا، اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے زمین کے نشانات بدلے،

الأَرْضِ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ کَمِہَ الأَعْمٰی عَنِ السَّبِیْلِ، لَعَنَ اللّٰہُ

زمین کے لعنت کی اللہ نے جس نے بھٹکا دیا اندھے کو راستے سے لعنت کرے اللہ

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا،

مَنْ سَبَّ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ: عَقَّ) وَالِدَیْہِ، لَعَنَ اللّٰہُ

جو گالی دے اور ایک روایت میں ہے نافرمانی کی اپنے والدین کی لعنت کرے اللہ

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی یا ان کو گالی دی، اللہ ایسے غلام پر لعنت کرے

مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ وَقَعَ

جس نے مالک بنایا سوائے اپنے مالک کے لعنت کرے اللہ جس نے بدفعلی کی

جس نے اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا مالک بنایا، اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے چوپائے بدفعلی کی،

عَلٰی بَھِیْمَۃٍ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ لَعَنَ اللّٰہُ

چوپائے سے لعنت کرے اللہ جس نے عمل کیا عمل قوم لوط لعنت کرے اللہ

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے قوم لوط والا عمل کیا، اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے قوم لوط والا عمل کیا،

مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ

جس نے عمل کیا عمل قوم لوط لعنت کرے اللہ جس نے عمل کیا عمل قوم لوط۔

اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے قوم لوط والا عمل کیا۔'' (الصحیحة:3462)

انصار کی میزبانی کا اعلیٰ انداز

(2546). عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ : اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ:

2546۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے یقیناً ایک آدمی آیا نبی ﷺ کے پاس پس کہا:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا

أَصَابَنِیَ الْجُهْدُ وَفِیْ رِوَایَةٍ: اِنِّی مَجْهُوْدٌ) فَبَعَثَ

پہنچی مجھے غربت اور ایک روایت میں ہے بے شک میں مفلس ہوں تو بھیجا

میں غربت (افلاس) میں مبتلا ہو گیا ہوں (اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا: میں مفلس ہوں)

اِلٰی نِسَآئِهٖ فَقُلْنَ : وَالَّذِی بَعَثَکَ

طرف اپنی بیویوں کے تو انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے بھیجا آپ کو

آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف پیغام بھیجا انہوں نے جواب دیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا؟

بِالْحَقِّ! مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

حق کے ساتھ نہیں ہمارے پاس سوائے پانی کے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

ہمارے ہاں پانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا

''مَنْ یَّضُمُّ اَوْیُضِیْفُ هٰذَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ ؟ فَقَالَ

کون ہے جو اپنے ساتھ کھلائے گا یا میزبانی کرے گا اس کی رحم کرے گا اس پر اللہ تو کہا

:''جو شخص اس کی میزبانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے گا''۔

رَجُلٌ	مِّنَ الْاَنْصَارِ :	يُقَالَ	لَهُ:	أَبُوْطَلْحَةَ	اَنَا	فَانْطَلَقَ
ایک آدمی نے	انصار میں سے	کہا جاتا تھا	اس کے لیے	ابوطلحہ	میں	تو لے چلے

ایک انصاری صحابی جو کو ابوطلحہؓ کہا جاتا تھا اس نے کہا میں کروں گا۔ وہ اس مہمان کو لے کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا:

بِهٖ	اِلٰى امْرَأَتِهٖ	فَقَالَ :	أَكْرِمِىْ	ضَيْفَ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	لَاتَدَّخِرِىْ
اس کو	طرف اپنی بیوی کے	پس کہا	عزت کرے	مہمان کی	رسول اللہ کے!	نہ تم بچا کر رکھو

رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کرو اور کوئی چیز بچا کر نہ رکھو۔

شَيْئًا	فَقَالَتْ :	وَاللّٰهِ	مَا	عِنْدَنَا	اِلَّاقُوْتُ	لِلصِّبْيَان	فَقَالَ:
کچھ بھی	تو کہا	قسم ہے اللہ کی	نہیں	ہمارے پاس	مگر خوراک	بچوں کے لیے	تو کہا

اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ہاں صرف بچوں کے لیے آب و دانہ ہے۔ ابوطلحہؓ نے کہا اس طرح کرو کہ

هَيِّئِىْ	طَعَامَكِ	وَاَصْلِحِىْ	سِرَاجَكِ	وَنَوِّمِىْ	صِبْيَانَكِ	اِذَا
تیار رکھو	کھانا اپنا	اور جلا دو	چراغ اپنا	اور سلا دو	اپنے بچے	جب

کھانا تیار رکھو، دیا جلا کہ رکھو اور بچے جب شام کے کھانے کا ارادہ کریں تو انہیں سلا دینا۔ چنانچہ اُس نے اپنا کھانا تیار کیا، چراغ

أَرَادُوْا	عَشَاءً	فَهَيَّأَتْ	طَعَامَهَا	وَاَصْلَحَتْ	سِرَاجَهَا،	وَنَوَّمَتْ
ارادہ کریں	شام کے کھانے کا	پس تیار کیا	کھانا اپنا	اور جلایا	چراغ اپنا	اور سلا دیا

جلایا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر چراغ کو درست کرنے کے بہانے اٹھی اور اس کو (جان بوجھ کر) بجھا دیا، پھر (اندھیرے میں) وہ

صِبْيَانَهَا	ثُمَّ قَامَتْ	كَاَنَّهَا	تُصْلِحُ	سِرَاجَهَا	فَأَطْفَأَتْهُ
اپنے بچوں کو	پھر کھڑی ہوئیں	گویا کہ	وہ درست کرتی ہیں	چراغ اپنا	پس بجھا دیا

دونوں (میاں بیوی) مہمان کو یہ باور کراتے رہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ چنانچہ مہمان نے کھانا کھایا اور ان

وَجَعَلَا	يُرِيَانِهِ	اَنَّهُمَا	يَأْكُلَانِ :	وَأَكَلَ	الضَّيْفُ
اس کو کرتے رہے	دونوں ظاہر	گویا کہ	وہ دونوں کھاتے ہیں	اور کھایا	مہمان نے

دونوں نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔

وَبَاتَا	طَاوِيَيْنِ،	فَلَمَّا	أَصْبَحَ	غَدَا	اِلٰى
اور رات بتائی	دونوں نے بھوکی حالت میں	پس جب	صبح ہوئی	نکلے	طرف

جب صبح ہوئی تو وہ (ابوطلحہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے،

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	فَقَالَ :	لَقَدْ	ضَحِكَ اللهُ	أَوْ	عَجِبَ	مِنْ فِعَالِكُمَا
رسول اللہ ﷺ کے	تو فرمایا	البتہ تحقیق	مسکرا دیا اللہ	یا	تعجب کیا	تم دونوں کے فعل سے

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے رات کو جو اپنے مہمان کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہنسے ہیں یا اس پر تعجب کیا ہے۔

بِضَيْفِكُمَا	اللَّيْلَةَ	وَاَنْزَلَ	اللهُ :	وَيُؤْثِرُوْنَ	عَلٰى	أَنْفُسِهِمْ
اپنے مہمان کے ساتھ	رات کو	اور نازل کی	اللہ نے	اور ترجیح دیتے ہیں	اوپر	اپنی جانوں کے

پھر اللہ تعالیٰ نے (ان کی اچھی خصلت بیان کرتے ہوئے) یہ آیت نازل فرمائی: اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے

وَلَوْ	كَانَ	بِهِمْ	خَصَاصَةٌ	وَمَنْ يُّوْقَ	شُحَّ
اور اگرچہ	وہ ہو	اُن کو	سخت ضرورت	اور جس کو اُسے بچا لیا گیا	بخل سے

اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا، سو ایسے ہی لوگ فلاح

نَفْسِهِ	فَأُولٰٓئِكَ	هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (الحشر:9)	
اپنے دل کے	پھر یہی لوگ	وہ سب کامیاب ہونے والے	

پانے والے ہیں۔" (الصحيحة:3272)

آپ ﷺ پر ابلیس کا حملہ اور ناکامی

(2547)عَنْ. أَبِی سَعِیْدِ الْخُدَرِیِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ

2547۔(روایت ہے) حضرت ابوسعید خدریؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے

فَصَلّٰی صَلَاةَ الصُّبْحِ وَهُوَ خَلْفَهُ ، فَقَرَأَ،

پس پڑھی نماز فجر کی اور وہ پیچھے تھے آپ کے تو آپ نے قرأت کی

اور نماز فجر ادا کی اور وہ (ابوسعید) آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے قرأت فرمائی

فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ:

تو آپ پر خلط ملط ہونے لگی قرأت تو جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے فرمایا:

تو آپ ﷺ پر قرأت خلط ملط ہونے لگی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:''

"لَوْ رَأَيْتُمُوْنِیْ وَاِبْلِيْسَ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِیْ، فَمَازِلْتُ أَخْنُقُهُ

کاش تم دیکھتے مجھے اور ابلیس کو تو میں نے بڑھایا اپنے ہاتھ کو تو میں رہا گلہ گھونٹتا رہا اس کا

کاش کہ تم مجھے اور ابلیس کو دیکھتے، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُس کا گلہ گھونٹتا رہا،

حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرَدَ لُعَابِهِ بَيْنَ اِصْبَعَیَّ هَاتَيْنِ : الابْهَامَ

یہاں تک کہ میں نے پائی ٹھنڈک اس کے لعاب کی درمیان دو انگلیوں کے انگوٹھے کے

حتی کہ مجھے انگوٹھے اور اُس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان اس لعاب کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔

وَالَّتِیْ تَلِيْهَا ، وَلَوْ لَادَعْوَةُ أَخِی سُلَيْمَانَ ، لَأَصْبَحَ

اور جو اُس کے قریب ہے اور اگر نہ ہوتی دُعا میرے بھائی سلیمان کی البتہ میں صبح کرتا

اگر میرے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو وہ اس حال میں صبح کرتا

مَرْبُوطًا	بِسَارِيَةٍ	مِنْ سَوَارِي	الْمَسْجِدِ	يَتَلَاعَبُ	بِهِ صِبْيَانُ
بندھا ہوا ہوتا	ستون کے ساتھ	ستونوں میں سے	مسجد کے	کھیلتے	اس سے بچے

کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔

الْمَدِينَةِ ،	فَمَنِ	اسْتَطَاعَ	مِنْكُمْ	أَنْ	لَا يَحُولَ بَيْنَه
مدینہ کے	تو جو کوئی	استطاعت رکھتا ہو	تم میں سے	یہ کہ	نہ حائل ہو درمیان اس کے

تم میں سے جس میں یہ استطاعت ہو کہ (دوران نماز) اس کے اور اس کے قبلہ مابین

وَبَيْنَ	الْقِبْلَةِ	أَحَدٌ	فَلْيَفْعَلْ".
اور درمیان	قبلے کے	کوئی چیز	تو چاہیے کہ وہ ایسا کرے۔

کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے"۔ (الصحيحة:3251)

چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کا احترام

(2548). عَنْ	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ،	قَالَ	جَاءَ	شَيْخٌ	يُرِيدُ
2548۔(روایت ہے)	انس بن مالکؓ سے	کہا	آیا	ایک بوڑھا	ارادہ رکھتا تھا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا،

النَّبِيِّ ﷺ	فَأَبْطَأَ	الْقَوْمُ	عَنْهُ	أَنْ	يُوَسِّعُوا	لَهُ ،
نبی ﷺ کا	تو دیر کی	لوگوں نے	اس سے	یہ کہ	وہ جگہ دیتے	اس کے لیے

لوگوں نے اُس کو جگہ دینے میں تاخیر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"

فَقَالَ	النَّبِيُّ ﷺ	”لَيْسَ	مِنَّا	مَنْ	لَمْ	يَرْحَمْ	صَغِيْرَنَا ،
تو فرمایا	نبی ﷺ نے	نہیں ہے	ہم میں سے	جو	نہیں	رحم کرنا	ہمارے چھوٹوں پر

جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی

وَلَمْ	يُوَقِّرْ	كَبِيْرَنَا.
اور نہیں	عزت کرنا	ہمارے بڑوں کی.

عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔“ (الصحيحة:2196)

مسجد میں قبلہ والی سمت میں تھوکنا

(2549) . عَنْ	أَنَسٍ	أَنَّ	النَّبِيَّ ﷺ	رَأَىٰ	نُخَامَةً	فِي قِبْلَةِ
2549۔(روایت ہے)	انسؓ سے	یقیناً	نبی ﷺ نے	دیکھا	بلغم	قبلے میں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں کھنکار دیکھا،

الْمَسْجِدِ ،	فَغَضِبَ	حَتَّى	احْمَرَّ	وَجْهُهُ ،	فَجَاءَتْهُ
مسجد کے	تو غصہ آیا	یہاں تک کہ	سرخ ہو گیا	چہرہ آپ کے	تو آپ کے پاس آئی

آپ ﷺ کو سخت غصہ آیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ سو ایک انصاری عورت آئی،

امْرَاةٌ	مِنَ الانْصَارِ	فَحَكَّتْهَا،	وَجَعَلَتْ	مَكَانَهَا	خَلُوْقًا ،
عورت	انصار سے	تو کھرچ دیا اس نے اس کو	اور لگائی	اس کی جگہ	خلوق خوشبو

اُس نے اُس کو کھرچ دیا اور اُس کی جگہ ”خلوق“ خوشبو لگا دی۔

فَقَالَ:	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :	”مَاأَحْسَنَ هٰذَا ! “ .
تو فرمایا:	رسول اللہ ﷺ نے	کتنا اچھا کام ہے!“۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”یہ کتنا اچھا کام ہے!“۔(الصحيحة:3050)

اُمت مسلمہ کے حق میں ضرر رساں امور

(2550). عَنْ	أَبِي الأَعْوَرِ ،	عَنْ رَسُولِ ﷺ	قَالَ:
2550۔(روایت ہے)	حضرت ابوالاعورؓ سے	رسول اللہ ﷺ سے	(آپ ﷺ نے) فرمایا

حضرت ابوالاعورؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَا	أَخَافُ	عَلٰى	أُمَّتِي	اِلَّا	ثَلَاثًا	شُحٌّ
نہیں	میں ڈرتا	اوپر	اپنی امت کے	مگر	تین چیزوں میں	بخیلی

”اپنی اُمت کے بارے میں مجھے تین چیزوں کا ڈر ہے:(1) بخیلی، جس کے تقاضے پورے کر دیے جائیں۔

مُطَاعٌ ،	وَهُوًى	مُتَّبَعٌ ،	وَاِمَامُ ضَلَالٍ.“
جس کی اطاعت کی جائے	اور خواہش	جس کی پیروی کی جائے	اور امام گمراہ۔“

(2) خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے اور (3) گمراہ امام“۔ (الصحيحة:3237)

آپ ﷺ کا بعض افراد کے بارے میں سوئے ظن رکھنا

(2551). عَنْ	عَائِشَةَ،	قَالَتْ:	مَا	أَظُنُّ	فُلَانًا	وَفُلَانًا
2551۔(روایت ہے)	حضرت عائشہؓ سے	کہا	نہیں	میں گمان رکھتی	فلاں	اور فلاں